بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
# الفضل
ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۷۲/۳۷ | سوموار ۲۳ شعبان ۱۴۰۳ھ ۶ احسان ۱۳۶۲ ہش ۶ جون ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# جو آسمان پر قرار پا چکا ہے زمین کی طاقت نہیں کہ اُس کو محو کر دے

## میرے خدا کے آگے زمین و آسمان کانپتے ہیں وہی ہے جو میرے پر اپنی پاک وحی نازل کرتا ہے:

"مَیں امید رکھتا ہوں کہ قبل اس کے جو میں اس دنیا سے گذر جاؤں میں اپنے اس حقیقی آقا کے سوا دوسرے کا محتاج نہیں ہوں گا۔ اور وہ ہر ایک دشمن سے مجھے اپنی پناہ میں رکھے گا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَّ ظَاھِرًا وَّ بَاطِنًا ھُوَ وَلِیِّ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ وَھُوَ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری مدد کرے گا۔ اور وہ مجھے ہرگز ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ اگر تمام دنیا میری مخالفت میں درندوں سے بدتر ہو جائے تب بھی وہ میری حمایت کرے گا۔ مَیں نامرادی کے ساتھ ہرگز قبر میں نہیں اتروں گا۔ کیونکہ میرا خدا ہر قدم میں میرے ساتھ ہے۔ اور مَیں اُس کے ساتھ ہوں میرے اندرون کا جو اس کو علم ہے کسی کو بھی علم نہیں۔ اگر سب لوگ مجھے چھوڑ دیں تو خدا ایک اور قوم پیدا کرے گا جو میرے رفیق ہونگے۔ نادان مخالف خیال کرتا ہے کہ میرے مکروں اور منصوبوں سے یہ بات بگڑ جائے گی اور سلسلہ درہم برہم ہو جائیگا مگر یہ نادان نہیں جانتا کہ جو آسمان پر قرار پا چکا ہے زمین کی طاقت نہیں کہ اس کو محو کر سکے۔ میرے خدا کے آگے زمین و آسمان کانپتے ہیں۔ خدا وہی ہے جو میرے پر اپنی پاک وحی نازل کرتا ہے اور غیب کے اسرار سے مجھے اطلاع دیتا ہے۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ اور ضروری ہے کہ وہ اس سلسلہ کو چلاوے اور بڑھاوے اور ترقی دے جب تک وہ پاک اور پلید میں فرق کر کے دکھلاوے۔ ہر ایک مخالف کو چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو اس سلسلہ کے نابود کرنے کے لیے کوشش کرے اور ناخنوں تک زور لگاوے اور پھر دیکھے کہ انجام کار وہ غالب ہوا یا خدا ..... یقیناً سمجھو کہ صادق ضائع نہیں ہو سکتا۔ وہ فرشتوں کی فوج کے اندر پھرتا ہے۔ بدقسمت ہے وہ جو اس کو شناخت نہ کرے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۲۸ طبع اول)

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۵ احسان/جون۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت کئی روز سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ کوئی بہتری نہیں ہو رہی۔ احباب کرام خاص توجہ اور دلی التزام کے ساتھ حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کامل و عاجل کے لیے دعائیں کرتے رہیں۔ مولا کریم رحیم و رحمان اپنے فضل سے اس بابرکت وجود کو شفا عطا کرے اور جملہ عوارض اور تکالیف سے نجات دے۔ آمین۔

## دُعا کی درخواست

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا رقم فرماتی ہیں:۔

"مَیں دو تین ماہ کیلئے پاکستان سے باہر جا رہی ہوں آپ سب دعا کریں اللہ تعالیٰ میرے سفر کو مبارک کرے یہاں بھی ہر طرح خیریت رہے۔ میری عدم موجودگی میں سیدہ مہر آپا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ہوں گی آپ کا فرض ہے کہ ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ سُست نہ ہوں۔ پچھلے مہینوں میں جن لجنات کے کاموں میں سستی رہی ہے یا انہوں نے چندہ نہیں بھجوایا وہ اپنی سُستیاں دور کریں اور اپنا چندہ و رپورٹ باقاعدگی سے بھجوائیں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو گا میں بھی آپ سب کیلئے دعا کرتی رہوں گی آپ بھی مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔"

## کینیڈا میں بیعتیں

"احمدیہ گزٹ کینیڈا مارچ اپریل ۸۳ء نے صفحہ ۱۲ (اردو حصہ) پر یہ اطلاع دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گیانا کے ایک دوست نے معہ اہلیہ اور تین بچوں کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی ہے اسی طرح ایک آئرش خاتون۔ ایک آسٹریلین خاتون اور ایک پاکستان نژاد خاتون معہ تین بیٹیوں کے اور ایک بیٹے کے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ احباب کرام سے سب نو احمدیوں کی استقامت اور دین میں اعلیٰ ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

● خاکسار کی والدہ محترمہ بہت زیادہ بیمار ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور انہیں جلد کامل صحت عطا کرے آمین۔

(عبداللطیف سنگلوہی سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور)

## فجی ریڈیو سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا خطاب جلسہ سالانہ

زمین کے ایک کنارہ فجی سے مرکزی مبلغ سجاد احمد خالد اطلاع دیتے ہیں کہ ماہ اپریل میں فجی ریڈیو سٹیشن سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی جلسہ سالانہ کے آخری روز کی تقریر "اسلام کا نظامِ عدل" کا خلاصہ جو الفضل میں شائع ہوا پندرہ منٹ تک نشر ہوا۔ فجی کے اکثر طبقوں اور حلقوں میں اس تقریر کو بے حد پسند کیا گیا۔ ایک غیر از جماعت دوست نے خواہش کی کہ اس تقریر کے مضمون کو دوبارہ نشر کیا جائے۔ دوسری بار حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریر کا خلاصہ اور حضور کی تلاوت چھ منٹ تک نشر کی گئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

امید ہے کہ آئندہ احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کا مستقل پروگرام جو ریڈیو فجی سے نشر ہوتا ہے حضور ایدہ اللہ کی تلاوت سے شروع ہوا کرے گا۔ وذالک فضل اللہ

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ کی تقدیر جلد پوری ہو اور دنیا اسلام کے نور سے جلد منور ہو جائے۔

(مرسلہ وکالت تبشیر)

## ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ماہ رمضان المبارک کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں بند رہیں گی ۱۲ جون ۱۹۸۳ء تک جن ملاقاتوں کی منظوری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عطا فرما چکے ہیں ان کی اطلاعات دفتر ہذا کی طرف سے ارسال کی جا چکی ہیں۔ اب مزید اطلاعات ارسال نہیں کی جائیں گی۔

حمید احمد کلیم
(پرائیویٹ سیکرٹری)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع انصاراللہ ۱۹۸۲ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

# انصاراللہ خصوصیت کے ساتھ رضاکارانہ وقف کی طرف توجہ کریں

## سلسلہ کی خدمت کرنیوالوں کی بہت زیادہ ضرورت ہے: ہر شعبہ میں کارکنوں کی کمی محسوس ہو رہی ہے

## ہمیں اُن دیوانوں کی ضرورت ہے جو دنیا کی چمک دمک کو اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر رد کر دیں

## احمدیت کے دیوانوں نے دنیا میں انقلاب برپا کرنا ہے اور اسے تباہی سے بچانا ہے:

## نئی نئی بدرسوم کے خلاف جہاد کا کام میں خصوصیت کے ساتھ انصاراللہ کے سپرد کرتا ہوں:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ خطاب مورخہ ۵ نبوت ۱۳۶۱ ہش بمطابق ۵ نومبر ۱۹۸۲ء مسجد اقصیٰ ربوہ کے صحن میں چار بجے شام مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا۔ اس خطاب کا خلاصہ الفضل ۷ نومبر ۱۹۸۲ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کا مکمل متن ماہنامہ "انصاراللہ" دسمبر ۱۹۸۲ء کے شمارے میں براہ راست شائع ہوا تھا۔ الفضل اس کو ریکارڈ میں لانے کی غرض سے ماہنامہ "انصاراللہ" کے حوالے سے ذیل میں شائع کر رہا ہے

(ادارہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

### اللہ تعالیٰ کا بہت ہی احسان ہے

اور اس کی حمد کے گیت گانے چاہئیں کہ وہ جماعت احمدیہ کو مسلسل نیکی کے ہر میدان میں پہلے سے آگے ہی آگے بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔

ہمارا ہر اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ پہلے سے زیادہ بابرکت اور زیادہ پُر رونق ہوتا ہے۔ اور ہر اجتماع پر خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ شامل ہونے والے نئی امنگیں اور نئے ولولے لے کر واپس جاتے ہیں اور اُن کا آنے والا سال پچھلے سال سے ہر پہلو سے بہتر ہوتا چلا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا یہ ایک ایسا زندہ نشان ہے جسے دُنیا کی کوئی مخالفت کبھی بھی جماعت احمدیہ سے چھین نہیں سکی۔ اور کبھی بھی دنیا کی کوئی مخالفت اللہ کی اس نصرت کے نشان کو جماعت احمدیہ سے چھین نہیں سکے گی۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کے فضل اور اسی کے رحم کے ساتھ اسی کی رحمت اور نصرت اور برکتوں کے سایہ تلے آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔

اعداد و شمار کے لحاظ سے بعض پہلوؤں سے اگرچہ تعداد میں معمولی سی کمی نظر آتی ہے لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے مجموعی لحاظ سے خدا کے فضل سے تعداد میں یعنی آج پہلے دن شامل ہونے والوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ مجالس کی تعداد کی شرکت کا جہاں تک تعلق ہے گزشتہ سال سے یہ شرکت کم ہے یعنی ۷۳۲ کے مقابل پر آج جس وقت رجسٹریشن بند کی گئی اس وقت تک ۶۷۱ مجالس شریک ہوئی تھیں اور اراکین کی شرکت کے لحاظ سے بھی بہت معمولی یعنی ۳۱ کی کمی ہے لیکن اس کے مقابل پر زائرین جو رجسٹرڈ نہیں ہوئے اور اس تعداد میں شامل نہیں۔ ان کی تعداد گزشتہ سال سے تقریباً ۹۹۶ زیادہ ہے۔ ایک پہلو سے جو معمولی سی کمی واقع ہوئی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسرے پہلو سے اس کو پورا فرما دیا ہے اور تعداد بہت زیادہ بڑھ گئی ہے اور ہمارے دل اس کی رضا پر بہت راضی ہیں۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

جہاں تک سائیکل سواران کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے اس دفعہ انصار نے

### نئی منزلیں

طے کی ہیں۔ اس میں بہت سی ایسی مجالس شامل ہوئی ہیں جو اس سے پہلے کبھی شامل نہیں ہوئی تھیں مثلاً جھنگ، سیالکوٹ، راولپنڈی، ملتان اور اوکاڑہ کی مجالس پہلے کبھی سائیکل سوار بھیجنے کی توفیق نہیں پاتی تھیں۔ اب اللہ کے فضل سے انہوں نے بھی انصار سائیکل سوار وفود یہاں بھجوائے ہیں۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کچھ اور منزلیں بھی اس لحاظ سے طے ہوئی ہیں کہ پہلے جو انصار سائیکلوں پر آیا کرتے تھے ان کی اوسط عمر بالعموم چھوٹی ہوتی تھی یعنی خدام کی عمر سے نکل کر جب وہ انصاراللہ میں داخل ہوتے تھے تو قریب کے زمانہ میں وہ اپنے آپ کو اس قابل سمجھتے تھے کہ سائیکل پر سفر کر سکیں۔ گزشتہ سال خدا تعالیٰ کے فضل سے کچھ دوست نسبتاً زیادہ عمر کے بھی سائیکلوں پر تشریف لائے تھے۔ لیکن اس سال ان کوششوں میں بہت نمایاں اضافہ ہوا جو انصار کی جوان ہمتی کا اس لحاظ سے ایک نشان ہے کہ سائیکل سواران میں ایک اسّی سالہ بزرگ بھی شامل ہیں۔ یہ بزرگ مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے توفیق پاتے ہوئے بڑی جوان ہمتی کے ساتھ چک ۱۱۱ چھور ضلع شیخوپورہ سے سائیکل پر ربوہ پہنچے ہیں۔ یہ تو نسبتاً نزدیک کا فاصلہ ہے۔ انصار کے ایک جوان ہمت رکن مکرم علی محمد صاحب جن کی عمر ۵۰ سال ہے تھرپارکر سندھ سے ۱۰۰۰ میل کا سفر کر کے یہاں پہنچے ہیں۔ ان کے ساتھ ایک نومسلم نوجوان ہیں جن کے والدین ابھی تک ہندو ہیں۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے قبول اسلام کی توفیق پائی ہے۔ اس سال خدام الاحمدیہ کے اجتماع پر بھی سائیکل پر آئے تھے۔ ان کو ایسا لطف آیا کہ اب انصاراللہ کے اجتماع پر بھی ساتھ چل پڑے اور اس بزرگ دوست علی محمد صاحب کے ساتھی بن کر پھر تشریف لائے ہیں۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ احمدی

### بوڑھے دن بدن جوان ہوتے جا رہے ہیں

انصاراللہ کے لیے یہ خوشی کی بات ہے اور خدام الاحمدیہ کے لیے ایک لحاظ سے لمحہ فکریہ۔ بوڑھوں اور جوانوں کا ایک مقابلہ ہے جس میں پہلے تو میں انصار کے ساتھ ہوا کرتا تھا، یعنی چھ مہینے پہلے تک یہی کیفیت تھی کیونکہ میں بھی باقاعدہ مجلس انصاراللہ کا ایک رکن تھا۔ اگرچہ خدام بھی ہمارے اپنے بھائی اور بچے ہیں لیکن مقابلہ کی اسلامی روح کے پیش نظر میری دلی کوشش بھی یہی ہوتی تھی اور دعا بھی ہوتی تھی کہ انصار آگے بڑھیں۔ لیکن اب تو دونوں میں سانجھا ہو گیا ہوں۔ اس لیے یہ بہت مشکل ہے کہ ایک کے لیے دوسرے سے زیادہ دعا کروں۔ اب تو یہ حال ہے کہ دونوں میں سے جو جیتے گا اسی کی خوشی ہوگی۔ آپ کو اپنے اپنے دائرہ میں یہ رشک کا مقابلہ جاری رکھنا چاہیئے۔ اور اپنے اپنے دائرہ میں پہلے سے بڑھ کر دعائیں کرنی چاہئیں۔

انصار کی پوری کوشش ہونی چاہیئے کہ وہ اپنے اُوپر سے بڑھاپے کا داغ مٹائیں اور جوانوں کو جوان ہمتی سے چیلنج کریں اور جوانوں کی بھی پوری کوشش ہونی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو جو صحت اور توانائی نسبتاً زیادہ بخشی ہے۔ وہ اس کی لاج رکھیں اور بوڑھوں کو آگے نہ نکلنے دیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

ہماری اجتماعی زندگی کے بعض پہلو ایسے ہیں جن میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## انصار کو بہرحال خدام پر فوقیت حاصل ہے

وہ عمر کے لحاظ سے جماعت کے ایسے طبقہ میں شامل ہیں جن کو عموماً عبادت کی زیادہ توفیق ملتی ہے۔ دعاؤں کی زیادہ توفیق ملتی ہے۔ بعض انصار تو ایسے بھی ہیں جو لیٹے رہتے ہیں کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ مگر اُن کی دعاؤں میں اتنی قوت اور اتنی شوکت ہوتی ہے کہ وہ لیٹے لیٹے ہزاروں چلنے پھرنے والوں سے آگے نکل جاتے ہیں۔ ایسے ہی انصار بزرگوں میں سے حضرت مولوی محمد الدین صاحب ایک ہیں جن کی عمر اس وقت سو سال سے کچھ تجاوز کر چکی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور نہایت مخلص خدام میں سے ہیں۔ چارپائی پر پڑے ہوئے ہیں۔ بولنے کی بھی پوری طاقت نہیں لیکن جب میں سپین سے واپس آکر اُن سے ملنے گیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تمام عرصہ وہ دُعائیں کرتے رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مسجد بشارت سپین کی افتتاحی تقریبات کو کامیاب کرے۔ نیز فرمایا کہ میرے دل میں یہ حسرت رہی کہ کاش! میں بھی شامل ہو سکتا۔ میں نے کہا آپ کی جگہ خدا تعالیٰ کے فرشتے شامل ہو رہے تھے۔ آپ کی یہ دُعائیں قبول ہونے کے منظر ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ اس لیے آپ سے زیادہ اور کون اس تقریب میں شامل تھا۔ پس انصار اللہ میں ایسے بھی بزرگ ہیں جو بہت بوڑھے ہیں۔ بستر پر پڑے ہوئے ہلنے جلنے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ دوسرے لوگ سہارا دیتے ہیں تو حرکت کرتے ہیں۔ لیکن ان کے دل زندہ اور ہمتیں جوان ہیں۔ اُن کی دعاؤں میں اتنی طاقت ہے کہ وہ عرش کے پائے ہلا دیتی ہیں، غرض اس لحاظ سے انصار اللہ کا یہ کام ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور دُعاؤں کی برکت سے بہت تیزی کے ساتھ آگے بڑھیں۔ بڑھاپے کی کمزوریاں ان کے کام میں جو کمی پیدا کر دیتی ہیں۔ اس کی کمی کو دعاؤں کی برکت سے وہ پورا کر سکتے ہیں بلکہ پورا کرنے سے بھی زیادہ اپنے دامن کو برکتوں سے بھر سکتے ہیں۔

میں نے آج خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے سال نو کے آغاز کا اعلان کیا تھا۔ اور تحریک جدید کے مالی قربانی کے پہلو کو خصوصیت کے ساتھ جماعت کے سامنے رکھا تھا۔ لیکن تحریک جدید کے نظام میں اور بھی بہت سے پہلو ہیں جو مالی قربانی کے ساتھ پہلو بہ پہلو چلنے چاہئیں۔ ان میں سے ایک وقفِ زندگی ہے۔

## وقفِ زندگی

سے متعلق میں آج انصار اللہ کو تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ وہ خصوصیت کے ساتھ وقف کی طرف توجہ کریں۔ اس وقت سلسلہ کو خدمت کرنے والوں کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ خدمت کے کام پھیل رہے ہیں اور اس کے ساتھ ہر شعبہ میں کارکنوں کی کمی محسوس ہو رہی ہے۔ جو کام اس وقت ہاتھ میں ہیں ان کو پورا کرنے کے لیے بھی مزید انسانی قوت کی ضرورت ہے لیکن جو کام ابھی تشنہ پڑے ہوئے ہیں۔ بعض ابھی توجہ طلب ہیں۔ ان کے لیے اور بھی زیادہ کثرت کے ساتھ انصار چاہئیں۔ سورۂ صف کی ان آیات میں جو آپ کے سامنے ابھی تلاوت کی گئی تھیں یعنی مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ۔ اس میں خدا کی طرف لے جانے والے انصار۔ خدا کی خاطر اپنے نام پیش کرنے والے انصار مراد ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ انصار کے لفظ میں صرف وہی لوگ شامل نہیں جن کی عمر چالیس سال سے زیادہ ہے۔ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ کے اس اعلان میں بوڑھے بھی شامل ہیں اور بچے بھی جوان بھی شامل ہیں۔ اور عورتیں بھی۔ غرض زندگی کے ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے اور عمر کے ہر دور سے تعلق رکھنے والے اس میں شامل ہیں۔ لیکن انصار کو خصوصیت کے ساتھ میں اس وجہ سے مخاطب ہوں کہ ہماری بعض ضرورتیں فوری طور پر انصار پوری کر سکتے ہیں۔

ہمارے بہت سے ایسے انصار ہیں جو ریٹائرمنٹ کی عمر کو پہنچنے والے ہیں۔ بہت سے ایسے بھی ہیں جو ریٹائرمنٹ کو پہنچ چکے ہیں۔ ان میں سے کئی ایسے بھی ہوں گے جن کو ذریعہ معاش کی کچھ اور صورتیں حاصل ہو گئی ہوں۔ روزی کمانے کے کچھ نئے رستے میسر آ گئے ہوں لیکن کچھ ایسے بھی ہوں گے اور غالباً زیادہ تعداد ایسے دوستوں کی ہوتی ہے جن کو ریٹائرمنٹ کے بعد کوئی کام نہیں ملتا۔ پس جن کو کام نہیں ملتا ان کی اس سے زیادہ خوش نصیبی اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہ اپنی بقیہ عمر خدا کے دین کی خدمت کے لیے رضاکارانہ طور پر وقف کر دیں (یہ وقف خصوصی وقف ہے اس لیے یہ رضاکارانہ طور پر ہوگا۔ اس میں سلسلہ ان کو مالی لحاظ سے کچھ بھی نہیں دے گا۔ اگر وہ گھر بیٹھے گزارہ کر لیتے ہیں تو مرکز میں آکر بھی گزارہ کر سکتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی مجبور ہو۔ گھر سے جدا ہو کر وہ علیحدہ خوراک وغیرہ کے انتظام کی سکت نہ پاتا ہو تو اس کے کھانے اور رہائش وغیرہ کے انتظام کی حد تک رعایت دی جا سکتی ہے۔ مگر بہرحال چونکہ کام بہت بڑھ رہا ہے اس لیے خالص رضاکار واقفین کی بھی ضرورت ہے)

دوسرے وہ دوست جو ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد رزق کے بعض اور رستے پا لیتے ہیں۔ ان کو نئے نئے ذرائع معاش میسر آ جاتے ہیں۔ اُن سے میں یہ کہتا ہوں کہ آپ نے زندگی کا ایک بڑا حصہ دنیا کمانے میں صرف کیا۔ اب یہ چھوٹی سی آزمائش آپ کو درپیش ہے۔ اب اس قصہ کو ختم کریں۔ کیا پتہ خدا کی طرف سے کس وقت کسی کو بلاوا آ جائے۔ اگرچہ عمر کا ایک بڑا حصہ آپ نے مقامی طور پر خدمت کرنے میں گزارا لیکن

## باقاعدہ واقف کے طور پر نہیں

سلسلہ کے کاموں میں پیش پیش رہ کر خدمت کی توفیق ملی۔ اس سے انکار نہیں لیکن جو لطف ساری زندگی پیش کر دینے میں ہے وہ لطف اس قسم کی خدمتوں میسر نہیں آ سکتا یہ لطف بھی کیا لطف ہے کہ انسان اپنے ہاتھ سے اپنی رضا کی گردن پر چھری رکھ دے۔ اور وہ پھر اپنا ہاتھ اٹھائے اور سلسلہ سے کہے کہ اب جس کے ہاتھ میں چاہو یہ چھری پکڑا دو ہم اُف نہیں کریں گے۔ پس اگر انسان اپنے دل میں کوئی امنگ نہ رہنے دے۔ کوئی تمنا نہ رہنے دے۔ وہ یہ فیصلہ کر لے کہ دنیا کی زندگی کے جھمیلے لوٹنے تھے وہ لوٹ چکا ہوں اب سب کچھ خدا کیلئے ہے۔ اس ارادہ۔ اس اخلاص اور اس نیت کیساتھ زندگی پیش کرنے کا ایک الگ لطف ہے اس لیے ایسے انصار جن کو دنیا کے ذرائع معاش میسر ہوں۔ وہ اگر اپنے دل میں یہ ہمت پاتے ہوں۔ اگر ان کے حالات اجازت دیتے ہوں۔ تھوڑے ہی گزارہ کرنے کی توفیق پا لیتے ہوں تو اُن کو میں یہی کہوں گا کہ یہ بہت بہتر راستہ ہے۔ وہ اپنے آپ کو خدمت دین کے لیے پیش کریں اور سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے میں حصہ لیں۔ کیونکہ جتنے زیادہ واقفین اس وقت میسر آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اتنی ہی تیزی کے ساتھ اسلام کو چہارِ دانگ عالم میں فتح نصیب ہوگی۔

علاوہ ازیں

## ایسے واقفین بھی چاہئیں

جو یہ توفیق رکھتے ہوں کہ مرکز سے باہر جا کر بھی خدمت دین کر سکیں۔ یہ بھی اس قسم کا رضاکارانہ وقف ہوگا۔ اس تحریک سے پہلے بھی بعض دوستوں نے اپنے نام اس سلسلہ میں پیش کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ایک ہوا چلی ہے انگلستان میں بھی۔ یورپ کے دوسرے ممالک میں بھی۔ واپس آیا تو کراچی میں بھی اور یہاں آنے کے بعد پنجاب کی مختلف جماعتوں سے بھی ایسے نام پہنچ چکے ہیں جنہوں نے اسی ارادہ کا اظہار کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر رضاکارانہ طور پر اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ بعض دوستوں نے تو یہاں تک اصرار کیا کہ ابھی اسی وقت ہمارا وقف قبول کیا جائے اور اسی وقت خدمت سپرد کی جائے۔ چند دن ہوئے سرگودھا کے ایک دوست تشریف لائے۔ کہنے لگے میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں۔ ابھی تک میرا وقف قبول نہیں ہوا۔ میں نے کہا ہمیں تو بڑی ضرورت ہے۔ آپ کو انشاء اللہ کسی جگہ لگا دیں گے۔ انہوں نے کہا مجھے چین نہیں آئے گا مجھے ابھی لگائیں۔ اور کوئی کام نہیں تو مجھے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں کلرک لگا دیں۔ یہ نہیں تو بے شک مدد گار کارکن بنا دیں۔ میں کوئی شکوہ نہیں کروں گا۔ کوئی سوال نہیں ہوگا کہ مجھے کس آسامی پر لگایا جا رہا ہے۔ پر ابھی لگائیں ورنہ میرے دل کو چین نصیب نہیں ہوگا۔ چنانچہ اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب پاس کھڑے تھے۔ میں نے ان سے کہا کوئی کام ان کے سپرد کریں۔ اللہ کے فضل سے انہوں نے اسی وقت کام شروع کر دیا۔

پس ایسے زندہ دل اور ایسے

## جوان ہمت انصار کی ضرورت ہے

جوان نیک ارادوں کے ساتھ اپنے نام پیش کریں کہ انہیں جہاں بھی جس شکل میں بھی خدمت کے کام پر لگایا جائے گا وہ اس کو انعام سمجھیں گے۔ اللہ کی رحمت تصور کریں گے۔ اگر ادنیٰ سے ادنیٰ کام پر بھی لگایا جائے گا۔ تب بھی وہ خوش ہوں گے۔ کہ خدا کے نوکر ہیں اگر کام نہیں بھی ہوگا۔ اُن کا وقت بظاہر ضائع بھی ہو رہا ہوگا تب بھی وہ یہ سمجھیں گے کہ خدا کی خاطر بیٹھے انتظار کر رہے ہیں۔ اس سے بہتر زندگی اور کیا ہو سکتی ہے۔ خدا کی خاطر یہ بیکاری بھی ہزار ہا کاموں سے بہتر ہوتی ہے۔

ملٹن نے اس مضمون کو سمجھا۔ اُس نے اپنے شعر میں اس کو بیان کیا۔ ملٹن وہ شاعر ہے جو آخری عمر میں اندھا ہو گیا تھا۔ ایک ایسا آدمی جس کی فعال زندگی گزری ہو۔ تمام عمر کاموں میں صرف ہوئی ہو وہ اگر آخری عمر میں اندھا ہو جائے تو اس کے دل کی ایک خاص کیفیت ہوتی ہے۔ وہ قدم قدم پر بڑا دکھ محسوس کرتا ہے۔ ملٹن میں نیکی بھی پائی جاتی تھی۔ وہ خدا کا ایک خاص خوف بھی دل میں رکھتا تھا۔ اس کی محبت بھی رکھتا تھا۔ چنانچہ اس نے اپنی ایک نظم میں اپنی اس کیفیت کو ظاہر کرتے ہوئے اپنے دل کو اسی طرح تسکین دی۔ اس نے کہا

THEY ALSO SERVE WHO STAND AND WAIT

کہ اے ملٹن! تم غم نہ کرو۔ وہ بھی تو خدمت ہی میں ہوتے ہیں جو کھڑے ہو کر حکم کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ ہم لوگ تو اس سے کہیں زیادہ عارف باللہ ہیں۔ وہ تو ایک تصوراتی خدا سے محبت کرتا تھا ہم ایک حقیقی خدا کے بندے ہیں ہم ایک ایسے خدا کے بندے اور عاشق اور محب ہیں۔ جو سب حقیقتوں سے زیادہ سچی حقیقت ہے پس ہمیں اس سے کہیں زیادہ عاجزی اور گریہ وزاری کے ساتھ اپنے نفوس کو خدا کے حضور پیش کرنا چاہیئے اور ایسے لوگ کثرت کے ساتھ اپنے نام پیش کریں جو زندگی کا ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑا حصہ دُنیا میں گزار چکے ہیں۔ ان کے بچے بڑے ہو گئے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو سنبھالنے لگ گئے ہیں۔ کافی ہو گئی دنیا کی خدمت۔ اب سلسلہ کو ختم کرنا چاہیئے اور اللہ کے حضور حاضر ہو کر یہ عہد کریں کہ جو بھی خدمات ان کے سپرد کی جائیں گی وہ ان کو بجا لائیں گے اور ذمہ داریوں کو خوشی خوشی اٹھائیں گے وہ اپنے آپ کو بڑا ہی خوش قسمت سمجھیں کہ وہ آخری سانس جو لیں گے وہ خدا کی خاطر حاضر ہونے والے انصار کے طور پر سانس لے رہے ہوں گے۔

## وقف کا ایک دوسرا پہلو

یہ ہے کہ نوجوان آگے آئیں۔ اس لحاظ سے بھی انصار بہت بڑی خدمت انجام دے سکتے ہیں۔ کیونکہ انصار عمر کے لحاظ سے جماعت کا وہ گروہ ہے جن کے بچے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن کے ساتھ محبت رکھتے ہیں۔ ان کے ساتھ خلوص اور عقیدت رکھتے ہیں۔ ماں باپ یا گھر کے بزرگوں کے طور پر ان کا خاص احترام کرتے ہیں۔ اس لیے انصار کی طرف سے کہی ہوئی بات ان کے دل پر خاص اثر کرتی ہے۔ اس لیے انصار کو چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں اور عزیزوں خواہ وہ ان کے اپنے بیٹے ہوں یا بھائی یا بہن کے بیٹے ہوں ان کو بار بار نصیحت کریں ان کو یہ باور کرائیں کہ سب سے زیادہ امن کی زندگی وقف کی زندگی ہے۔ سب سے زیادہ سکینت اور طمانیت کی زندگی وقف کی زندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ واقفین کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ جو واقفین وفا کے ساتھ اپنے عہد پر قائم رہتے ہیں ان کو خدا کبھی ضائع نہیں کرتا۔ ان کی اولادوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ دنیا بھی پھر ان کے پیچھے چلی آتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس سے زیادہ طمانیت بخش کوئی زندگی نہیں جو خدا کے دین کی خدمت میں صرف ہو رہی ہو۔ غرض انصار کو چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائیں۔ دنیا کے لحاظ سے ان کو زیورِ تعلیم سے خوب مزین کریں اور پھر ان سے کہیں کہ اب اپنے نام خدمتِ دین کے لئے پیش کرو۔ یہ ایک عمومی تحریک ہے جس میں انصار سلسلہ کی بہت بڑی مدد کر سکتے ہیں۔ گھر گھر جا کر سکتے ہیں اور ایک نئی رَو چلا سکتے ہیں تاکہ اس کثرت کے ساتھ واقفین پیش ہوں کہ ہمیں ان میں سے چناؤ کرنا پڑے۔ یہ خیال نہ ہو کہ واقفین کم ہیں بلکہ یہ احساس ہو کہ واقفین زیادہ آ گئے ہیں فی الحال ضرورت اتنی نہیں ہے جب تک ہم ان کے لئے جگہ نہ نکالیں ان کا وقف قبول نہیں کر سکتے۔ اس کیفیت اور اس شان کے ساتھ جماعت اس سے پہلے وقف کی تحریک میں کئی بار حصہ لے چکی ہے۔ مجھے یاد ہے قادیان کے زمانہ میں جبکہ ابھی جماعت کی تعداد بہت تھوڑی تھی حضرت مصلح موعود نے آغاز میں وقف کی تحریک کی تو بڑی کثرت کے ساتھ نام آتے تھے۔ ایسی درد بھری درخواستیں لے کر نوجوان آیا کرتے تھے کہ ان کو پڑھ کر دل پگھل جاتا تھا۔ وہ اپنی ہر چیز نذرانہ کے طور پر لے کر حاضر ہو جاتے تھے۔ وہ کہتے تھے اے خدا کے خلیفہ! ہم تیرے حضور حاضر ہیں ہمارا وقف قبول کر۔ ہم کبھی کوئی شکوہ زبان پر نہیں لائیں گے۔ جو گزارہ دینگے ہم اسکو قبول کریں گے۔ بعض خطوط میں نے بھی دیکھے ہیں ان کو پڑھتے ہوئے آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے تھے اور دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتے تھے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کیسے پیارے عشاق عطا فرمائے ہیں۔ پس انشاء اللہ الٰہی دیوانوں کے ذریعہ سے آج دنیا میں انقلاب برپا ہوگا۔ فرزانوں کے ہاتھوں تو دنیا بہت ویران ہو چکی اور اب بالکل تباہی کے کنارے پر جا کھڑی ہے۔ احمدیت کے دیوانوں نے دنیا کو اس تباہی سے بچانا چاہیئے۔

## پس ہمیں ان دیوانوں کی ضرورت ہے

جو دنیا کی چمک دمک کی پرواہ نہ کریں بلکہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس کو رد کر دیں اس کو دھتکار دیں اور کہیں کہ ہم خدا کے بندے ہیں۔ خدا کے حضور حاضر ہوں گے۔ تیری طرف ہرگز مائل نہیں ہوں گے۔ غرض انصار اللہ کو عمر کے لحاظ سے ایک ایسا مقام حاصل ہے کہ اگر وہ اپنے اپنے ماحول میں خدام کو وقف زندگی کے لئے آمادہ کریں۔ ان کے دلوں میں غلبۂ اسلام کے ولولے پیدا کریں۔ خدمتِ دین کی امنگیں پیدا کریں۔ تو یہ بھی ان کی طرف سے بہت بڑی خدمت کے مترادف ہے۔

## تیسرے نئی نئی بدرسوم کے خلاف جہاد

کا کام ہے۔ جسے میں خصوصیت کے ساتھ انصار اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ تحریک جدید کے بہت سے مطالبات میں سے ایک مطالبہ یہ بھی تھا کہ دوست اپنی زندگی کو تعیش سے بچا کر سادگی کی طرف لے آئیں۔ دنیا نے آج مختلف زینتوں اور تعیش اور کئی قسم کے لہو و لعب کے سامان ایجاد کر لئے ہیں۔ اگر انسان ان میں مبتلا ہو جائے تو پھر ان سے اپنا دامن چھڑا کر اپنے آپ کو خدمت کے کاموں کی طرف مائل کرنا بہت مشکل کام ہو جاتا ہے۔ اس لئے خدمتِ اسلام کی جس راہ پر ہم گامزن ہیں اس کا یہ تقاضا ہے کہ حرام تو حرام بعض حلال چیزیں بھی ہم چھوڑ دیں تاکہ وہ معاشرہ پیدا کیا جا سکے۔ جو ہمارے مقصد کے حصول میں ممد ہو۔ ہر ماحول میں ہر قسم کا پھل دار درخت نہیں لگا کرتا۔ بعض جگہ بعض زمینوں میں بعض آب و ہوا میں بعض قسم کے پودے لگتے ہیں۔ اور نشو و نما پاتے ہیں۔ لیکن بعض دوسری قسم کی آب و ہوا میں وہی پودے چند دن بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔ پس ایسی قومیں جنہوں نے عظیم الشان کام کرنے ہوں جنہوں نے عظیم الشان خدمات بجا لانی ہوں جنہوں نے اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنی ہوں ان کے معاشرہ میں لازماً سادگی کی آب و ہوا ہونی چاہیئے۔ ورنہ تعیش کی آب و ہوا میں پلنے والے پودے سادگی کی آب و ہوا میں زندہ نہیں رہ سکتے۔ اور سادگی کی آب و ہوا میں پلنے والے تعیش کی آب و ہوا میں زندہ نہیں رہ سکتے پس ہمیں اپنا ایک ماحول پیدا کرنا پڑے گا۔ اپنی ایک فضا پیدا کرنی پڑے گی۔ جس ملک میں بھی ہم رہیں اس ملک کی فضا سے اس حد تک مختلف ہوگی۔ اس میں مذہبی اقدار زیادہ ہونگی۔ اس میں سنجیدگی زیادہ ہوگی۔ اس میں سادگی زیادہ ہوگی۔ ہمیں زندگی کی لذتوں کے نرخ مختلف ہوں گے۔ لذتیں تو پھر بھی ہم حاصل کرتے رہیں گے۔

## مگر یہ لذتیں اعلیٰ لذات ہونگی

یہ وہ لذتیں ہونگی جو قربانی کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہیں جو خدمت کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہیں عظمت کردار کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ یہ لذتیں دنیا کی لذتوں سے بہت زیادہ بالا اور بہت زیادہ فائق ہوا کرتی ہیں۔ اس لئے کسی بے لذت زندگی کی طرف تو آپ کو نہیں بلایا جا رہا۔ آپ کو زیادہ پاکیزہ۔ زیادہ باقی رہنے والی اور زیادہ عظیم الشان لذتوں کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ جو آپ کی زندگی پر ایک دفعہ اگر قبضہ کر گئیں تو پھر آپ ہیں گے بھی تو ان سے نکل کر باہر نہیں جا سکیں گے۔ نیکیوں میں بھی لذت ہوا کرتی ہے اور بدی کی لذت سے زیادہ ہوا کرتی ہے۔ اس لئے اپنے معاشرہ میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ مرورِ زمانہ سے جو بدیاں رفتہ رفتہ ہمارے معاشرہ میں داخل ہو گئی ہیں ان کی بیخ کنی کا کام شروع کریں۔ بیاہ شادی پر بعض بدرسوم ہمارے معاشرہ میں داخل ہو رہی ہیں۔ اسی طرح بے پردگی پھیلتی جا رہی ہے اس کے خلاف ایک جہاد کرنا پڑے گا۔ اسی طرح دنیا کی لذتوں کے حصول کے لئے باہمی دوڑ شروع ہو گئی ہے اور ذوق بگڑ رہے ہیں۔ یہ دنیا کا حال ہے جو میں بیان کر رہا ہوں۔ ہماری جماعت اس سے متاثر ہو رہی ہے۔ ہمارے جماعت کے لوگ اس قسم کے معاشرہ میں مغلوب ہو جاتے ہیں۔ یعنی زیادہ وسیع تعداد کے معاشرہ کے اندر تھوڑی تعداد میں رہتے ہیں۔ لازماً ان پر کچھ اثر پڑتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ ہمارے کناروں پر بیماری کا اثر ظاہر ہونے لگ جاتا ہے۔ قرآن کریم ہمیں اپنی سرحدوں کی حفاظت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ فرماتا ہے اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو۔ اگر تم اپنی اقدار کو زندہ رکھنا چاہتے ہو۔ تو تمہارے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنی سرحدوں کی حفاظت کرو یعنی بیماری کو باہر جا کر پکڑو اسکو موقع نہ دو۔ کہ وہ اندر داخل ہو جائے۔ چنانچہ سرحدوں کی حفاظت میں غفلت کے نتیجہ میں بعض دفعہ بیماریاں اندر اتر آتی ہیں۔ یعنی جلد کی بیماریاں خون میں داخل ہو جاتی ہیں۔ خون کی بیماریاں گلینڈز میں چلی جاتی ہیں۔ پھر زیادہ VITAL یعنی نہایت اہم گلینڈز میں داخل ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ اور زیادہ زندگی کے اندر ڈوبتی ہیں تو کینسر بن جاتی ہیں۔

پس بیشتر اس کے کہ معاشرہ کی خرابیاں ہمارے اندر مزید نفوذ کریں۔

## ہمیں اپنے دفاع کو کناروں پر مضبوط کرنا چاہیئے

اور اپنی سوسائٹی کو آج کل کے معاشرہ کی بیماریوں سے کلیتہً محفوظ کر دینا چاہیئے۔ اس ضمن میں بھی مجھے انشاء اللہ تعالیٰ توقع ہے کہ انصار ایک نمایاں کردار ادا کریں گے۔ ان کی تلقین اور تعلیم کے ذریعہ خدا کے فضل سے نمایاں تبدیلیاں پیدا ہوں گی

## جماعت احمدیہ ایک بہت ہی پیاری اور پاکیزہ جماعت ہے۔

جس کی دنیا میں کوئی مثال نہیں ہے۔ اس میں کمزوریاں تو داخل ہوتی ہیں اس میں کوئی شک نہیں۔ لیکن بنیادی طور پر یہ ہیرے جواہرات سے زیادہ قیمتی جماعت ہے۔ آپ کو معمولی سا اشارہ کر دو۔ تھوڑا سا جگا دو۔ تو یہ بڑی تیزی کے ساتھ اپنے اصل مقام کی طرف واپس لوٹتے ہیں۔ یورپ کے حالیہ دورہ میں مجھے بعض جگہ توجہ دلانے کا موقعہ ملا۔ بعض جماعتوں میں بعض کمزوریاں نظر آئیں میں نے اُن کو توجہ دلائی تو انہوں نے بڑی تیزی کے ساتھ اس پر ردِ عمل دکھایا۔ حالانکہ مجھے بہت بلند توقعات تھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن بعض جگہ میری توقعات سے بھی بہت بڑھ کر ردِ عمل ظاہر ہوا اور ہر معاملہ میں تعاون کا ایسا حیرت انگیز نمونہ دکھایا کہ میرا سارا وجود حمد سے بھر گیا اور درود سے بھر گیا۔ میں نے کہا دیکھو اللہ کی شان ہے۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیض ہے۔ جس کے عظیم غلام کو ایسی روحانی قوت عطا کی گئی کہ جب وقف زندگی کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اس کی طرف منسوب ہونے والے اپنے سارے وجود کو دین کے لئے پیش کر دیتے ہیں اور کچھ بھی باقی نہیں رکھتے۔ ان میں کوئی انانیت باقی نہیں رہتی۔ کمزوریاں ہو جاتی ہیں غفلتیں بھی ہو جاتی ہیں۔ وقتی طور پر قومیں بھی سو جایا کرتی ہیں۔ لیکن زندہ قوموں کو ذرا سا جگاؤ تو بیدار ہو جاتی ہیں۔ بعض دفعہ پہلے سے بھی زیادہ مستعدی کے ساتھ کام کرنے لگ جاتی ہیں۔

## پس یہ اتنا مشکل کام نہیں ہے

جو انصار کے سپرد کیا جا رہا ہے۔ یہ تو لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہونے والی بات ہے۔ انصار ذرا سستی بھی محنت کریں گے تو انشاء اللہ بہت ہی شاندار نتیجے پیدا ہونگے۔

اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ خدا تعالےٰ دن بدن جماعت احمدیہ کو اس اعلیٰ مقصد کی طرف تیزی کیساتھ لے جانا شروع کرے جس کا ہمیں انتظار کرتے ہوئے ایک لمبا عرصہ گزر چکا ہے۔ اب تو دل بے قرار ہے۔ خدا جلد از جلد فتح کا وہ دن دکھائے۔ جب ساری دنیا میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا بلند ہو رہا ہو۔ اور دوسرے سارے جھنڈے سرنگوں ہو جائیں۔

---

قسط دوم و آخر

# پیارے ابا جان کی یاد میں

(محترمہ مبارکہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب آئی سپیشلسٹ ربوہ)

میری والدہ محترمہ کو مسلسل دو دفعہ (حضور کی وفات کے بعد) یہ خواب آئی کہ حضور بمعہ بیگم صاحبہ مرحومہ کے ابا جان کے پلنگ پر آکر بیٹھ گئے ہیں اور ان کے چہرے نور سے چمک رہے ہیں۔ ہمیں تو اس کی تعبیر سمجھ میں نہ آئی۔ لیکن ابا جان مرحوم کو آگئی ہوگی۔ جب انہوں نے یہ خواب سنی تو خاموش ہو گئے۔ جیب سے کچھ رقم نکال کر دی اور کہا کہ صدقہ دے دیں۔

۱۹۸۲ء کے شروع سے ہی ابا جان ایسی باتیں کہتے تھے جس سے اب ہمیں اندازہ ہوتا تھا کہ ان کا مطلب کیا تھا۔ ان کو یقیناً پتہ چل گیا تھا کہ اب میرا وقت ہے۔ وہ صاف طور پر نہیں بتاتے تھے کہ ان کو تکلیف نہ ہو۔ ویسے ان کی باتیں غیر معمولی تھیں۔ ہر حساب جلدی جلدی صاف کر کے رسید دے دیتے۔ ۱۴ جنوری ۱۹۸۲ء کو اپنی سالگرہ منائی (حالانکہ اس سے پیشتر کبھی ایسا نہیں کیا) میں نے تعجب کا اظہار کیا تو فرمایا اپنے بچوں کو خوش و خرم اور اکٹھے دیکھنا چاہتا ہوں اس موقعہ پر چند غیر ملکیوں کو بھی بلایا جو سالانہ جلسہ پر آئے ہوئے تھے اور بڑی پُر تکلف پارٹی دی۔ پھر آخر میں دعا کروائی کہ انجام بخیر ہو۔ ہم نے اس طرف سوچا بھی نہیں کہ ابا جان کا کیا مطلب ہے۔ اور بھی بہت سی ایسی باتیں ہوتی رہتیں۔ لیکن ہمارا ذہن دوسری طرف سوچتا کہ ابا جان اسپین جا رہے ہیں اس لئے نصائح وغیرہ کر رہے ہیں۔ ۲۴ جون ابا جان اچھے بھلے سوئے رونے سے پہلے پوچھا "مبارکہ نہیں آئی" اس لئے سارا گھر لاک کر دیا جائے کیونکہ اب وقت کافی ہو گیا ہے۔ میری بدنصیبی کہ میں ہر روز جاتی تھی اس روز نہ جا سکی جس کا ملال مجھے تا زندگی رہے گا۔ اکثر کہتے تھے کہ آپ لوگوں کو دیکھ کر میرے جسم میں جان سی آجاتی ہے اور طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ہم بلا ناغہ ہر روز جاتے تھے۔ رات پونے بارہ بجے دل کا شدید حملہ ہوا۔ طبی امداد ملنے سے پہلے ہی آپ چند منٹ میں اللہ تعالےٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

وفات کے وقت میرا چھوٹا بیٹا اور والدہ پاس ہی تھے والدہ ڈاکٹر صاحب کو بلانے کی غرض سے گئیں تو میرے بیٹے کو کہنے لگے "بیٹا میں اس دنیا سے رخصت ہوتا ہوں اور حضور (خلیفہ ثالث) کے پاس جا رہا ہوں۔ جو میرے متعلق پوچھے اسے السلام علیکم کہنا" والدہ محترمہ واپس آئیں تو بولے اب ڈاکٹر کی ضرورت نہیں "السلام علیکم میں جا رہا ہوں۔

ہمیں تعزیت کے خطوط لکھنے والوں میں تقریباً سبھی نے یہ لکھا کہ وہ اپنے آقا کی جدائی برداشت نہ کر سکے اور ان کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

آپ علمی ذوق کے مالک تھے۔ گاہے گاہے ملک کے جرائد و رسائل میں بعض موضوعات پر مضامین لکھتے رہتے تھے۔ آپ ایک مشہور کتاب "کشمیر کی کہانی" کے مصنف ہیں۔ اس کتاب کے بارے میں آپ خود لکھتے ہیں:۔

"میں نے اس مضمون کی ترتیب ۱۹۶۵ء میں شروع کی تھی۔ مگر میری مصروفیات کے باعث یہ سلسلہ تین سال کے طویل عرصہ پر پھیل گیا۔ حتیٰ کہ میری مقدرت و استطاعت کو ایک عظیم محسن (خلیفہ ثالث) کے کریمانہ التفات کا سہارا مل گیا اور میں اسے بالآخر کتابی شکل میں پیش کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ وہ جو اپنے بے مایہ۔ نالائق اور بے بضاعت بندوں کی کمزور مساعی میں بھی برکت دیتا ہے آخر میں میری بھی اس جلیل القدر خدا سے عاجزانہ التجا ہے کہ وہ اپنے لطف و کرم سے میری اس ناچیز کوشش کو بھی قبول فرمائے۔ آمین"

زندگی کے آخری سالوں میں آپ نے ایک اور کتاب بڑی محنت سے لکھی۔ "مرزا ناصر احمد" یہ کتاب ہر طرح سے مکمل ہے۔ افسوس کہ اب تک شائع نہیں ہو سکی۔ مسودہ غالباً نظارت دیوان کے پاس ہے۔

"صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ اور ہماری ذمہ داریاں" ان کی تقریر ہے جو انصار اللہ مرکزیہ کے اجتماع ۱۹۸۱ء میں پڑھی گئی۔ کتابی صورت میں چھپ چکی ہے۔

"ایک خط کا جواب" جس میں ان اعتراضات کا جواب ہے جو کہ خلافت حقہ اور سلسلہ کے خلاف کئے گئے تھے۔ یہ بھی چھوٹی سی کتاب کی صورت میں شائع ہو چکی ہے۔

۱۹۷۴ء میں جماعت ایک بڑی آزمائش سے گزری جس کو ہمارے پیارے خلیفہ ثالث رحمہ اللہ نے بڑے حوصلے ہمت اور دعاؤں کے زور سے برداشت کیا اور جماعت کی خاطر ہر وار بڑے صبر سے اپنے سینہ پر لیا۔

ان دنوں ابا جان مرحوم کے بھی اس سلسلہ میں بہت کام سپرد تھا۔ انہیں ڈیرہ غازی خاں اور مظفر گڑھ کے اضلاع میں اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا اور فرمایا ہر اس جگہ جہاں ایک بھی احمدی رہتا ہو جا کر ان کی خیریت معلوم کرو اور تسلی دو۔

میرے پیارے ابا جان کو ۵۶ سال کا طویل عرصہ سلسلہ احمدیہ کی بے لوث خدمت کی توفیق ملی۔ ان کی زندگی کا محور ہی نقطہ وابستگی خلافت ہے اس لئے ان کے سارے کاموں کا مرکز یہی ہے۔

آپ اہل خانہ اور بچوں سے بہت شفقت سے پیش آتے۔ ہم سب بہن بھائیوں سے بہت پیار کرتے تھے۔ فرداً فرداً ہر ایک کے جذبات کا خیال رکھتے اکرموا اولادکم کی تعمیل میں ہمیشہ ہماری عزت کی۔ کبھی ڈانٹ ڈپٹ سے کام نہ لیا۔ اس کے باوجود ان کا ہم پر بہت رعب تھا اور کسی کی ہم میں سے مجال نہ تھی کہ حکم عدولی کریں۔ جب ان کو ہماری کوئی بات ناپسند ہوتی تو وہ ہمیں براہ راست کچھ نہ کہتے بلکہ ہماری والدہ صاحبہ کی وساطت سے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہم سے بات ہی نہ کرتے بلکہ آنکھ ہی نہ ملاتے۔ ان کی یہ سزا ہمارے لئے بہت بڑی ہوتی۔ سب کی یہی کوشش ہوتی کہ ابا جان کی خواہش کے برعکس کوئی کام نہ ہو اور ان کو ہر طرح خوش رکھیں یہ بچپن کی باتیں ہیں۔ بڑے ہو کر تو اس چیز کا سوال ہی پیدا نہ ہوا۔ سب سے بہت خوش تھے اور دعائیں ہی دیتے رہتے اور اولاد میں بھی فرمانبرداری اور ان کی خوشنودی حاصل کرنے کا جذبہ کارفرما رہتا۔ چھوٹے سب بچوں (نواسے، نواسیوں، پوتے، پوتیوں) کو بھی ان سے بہت پیار تھا۔

ان کی انتہائی کوشش ہوتی تھی کہ کسی کو تکلیف نہ دیں اور اپنا کام خود کر لیں۔ اس کے برعکس ہماری یہ خواہش ہوتی کہ ابا جان گھر کے کاموں کی تکلیف نہ کیا کریں۔ پھر بھی وہ ایسا کرتے رہتے۔ مثلاً ڈرائنگ روم میں کرسیوں اور دیگر چیزوں سے گرد صاف کر دیتے۔ دفتر جانے سے پہلے اپنا بستر صاف ستھرا بغیر شکن کے درست کر کے جاتے۔

ہماری والدہ صاحبہ کو باغبانی کا بہت شوق ہے ان کے ساتھ باقاعدگی سے صبح شام مدد کرتے پودوں کو پانی دیتے پتوں کی گرد پانی سے دھوتے اپنی کوششوں کو ثمر آور دیکھ کر بہت خوش ہوتے تھوڑے عرصہ میں گھر سبزہ زار میں تبدیل ہو جاتا اور جب سبزیاں ٹماٹر۔ کدو۔ ساگ۔ پالک۔ مرچیں مولیاں وغیرہ تیار ہو جاتے تو بہت خوشی کا اظہار کرتے اور کہتے مبارکہ اب تو ہم سبزیوں میں خود کفیل ہو گئے ہیں۔ پھل اور سبزیاں کھلانے میں ہمیں ہی مقدم رکھتے۔ لوگوں کو بھی بھجواتے رہتے۔ پھولوں کا بھی بہت شوق تھا۔ گھر میں گلاب، رات کی رانی اور موتیا کے پودے لگائے۔ گھر میں کھجور، بیری، امرود اور کینو بھی لگوائے تھے۔ کھجوریں بہت میٹھی اور بہت مقدار میں اتریں۔ اسی طرح بیر بھی۔

مارچ ۸۲ء میں جب بیمار ہوئے تو ہم ان کے گھر ہفتہ میں تین بار ضرور جاتے۔ اس بیماری کی حالت میں میرے لئے موتیا کے پھول اور پکے پکے بیر رکھے ہوتے۔ اور بڑے پیار سے پیش کرتے۔ رات کے وقت خوش ہو کے پوچھتے رات کی رانی کی خوشبو آ رہی ہے نا؟ واقعی ہر طرف خوشبو مہک رہی ہوتی۔ صبح کے وقت گھر میں چہل قدمی ضرور کرتے۔ کہا کرتے تھے میں نے اندازہ کر لیا ہے کہ کب ایک میل کے قریب فاصلہ ہو جاتا ہے اس وقت چھوڑ دیتا ہوں۔

دفتر سے واپسی کے بعد کپڑے تبدیل کرتے کھانا کھاتے اور کچھ دیر آرام کرتے اس کے بعد علمی کام میں مصروف ہو جاتے۔ شام ہمارے ساتھ گزارتے۔ رات کے وقت کوئی ہلکی پھلکی بچوں کی کہانیوں کی کتاب مثلاً ٹارزن سیریز۔ داستان امیر حمزہ وغیرہ پڑھتے تہجد پڑھ کر کچھ دیر آرام کرتے اور پھر صبح کی نماز کے لئے مسجد تشریف لے جاتے۔

ہمارے جذبات و احساسات کا بہت خیال رکھتے ایسی کوئی بات نہ کرتے جس سے دل آزاری ہو اور یہ چیز ہمارے لئے ہی نہ ملحوظ رکھتے بلکہ عام لوگوں کے لئے بھی یہی طریقہ رہا۔ آپ کہا کرتے تھے دوسروں سے ہمیشہ بھلائی کرو اگر بھلائی نہیں کر سکتے تو برائی نہ کرو۔ آپ ہمیشہ حقوق العباد کا خیال رکھتے۔ لوگ اپنی پریشانیاں آپ سے گھر آکر بیان کرتے رہتے۔ ہر ممکن کوشش سے دوسرے کی تکلیف رفع کرتے۔ دعائیں کرتے اور تدبیر بھی۔ بڑا صحیح مشورہ دیتے ان کی دلی خواہش ہوتی کہ دوسروں کا بھلا ہو جائے۔

رشتہ داروں کی بہت عزت کرتے۔ ان کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئے دعائیں کرتے۔ ان کی ترقی و خوشحالی پر باغ باغ ہو جاتے۔ اور ان کی تکلیف پر تڑپ اٹھتے ان کی کامیابیوں پر تسبیح و تحمید کرتے بڑی خوشی سے فرماتے۔ ابا جی مرحوم کی اولاد پر اللہ تعالیٰ نے بے حد و حساب رحمتیں نازل کی ہیں۔ ہم تو عاجز و گنہگار شکر ہی ادا نہیں کر سکتے۔ یہ سب احمدیت کی برکت سے ہے۔"

سب رشتہ داروں سے بڑی محبت سے پیش آتے ساری زندگی ان کی کسی سے معمولی نوعیت کا بھی لڑائی جھگڑا نہیں ہوا اور نہ ہی ان کو کبھی شکایت کا موقع ملا وہ بھی آپ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ آپ اپنی ساری بہنوں سے بہت محبت کرتے تھے اور ان کا بے حد احترام کرتے تھے وہ بھی ان پر جان چھڑکتیں۔ آپ کے صرف ایک بھائی تھے۔ وہ بڑے تھے (چوہدری نثار احمد مرحوم) آپ کو ان سے اور ان کو آپ سے بہت پیار تھا۔ مثالی پیار تھا۔ ایسا پیار اور اخلاص اس زمانے میں قابل رشک چیز ہے جب بھی اکٹھے ہوتے اتنے خوش ہوتے گویا کوئی قیمتی خزانہ مل گیا ہو۔ پاس پاس بیٹھے پہروں باتیں کرتے رہتے۔ تایا جان مرحوم نے کبھی ابا جان کو "تم" نہیں کہا۔ ہمیشہ بڑی عزت کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی اولاد کو بھی ہم سے بے انتہا پیار ہے۔ ہمارے والدین کو وہ اپنے والدین ہی کا درجہ دیتے ہیں۔ اسی طرح دیگر رشتہ داروں کا بھی ہمارے ساتھ بہت اچھا سلوک رہا ہے۔ آپ جلسہ سالانہ پر مہمانوں کی آمد پر بہت خوش ہوتے اور روحانی سکون محسوس کرتے اور کوشش کرتے کہ ان کو کسی قسم کی بھی تکلیف نہ ہو۔ ان کے ساتھ باتیں کر کے بے حد مسرور ہوتے۔

آپ کا حلقہ احباب کافی وسیع تھا۔ سیکڑوں صد سالہ جوبلی فنڈ ہونے کی وجہ سے ان کا رابطہ بین الاقوامی سطح پر تھا۔ اس لئے مہمان وغیرہ ملنے اکثر آتے رہتے تھے۔ ہر ایک کی حتی المقدور بساط سے بڑھ کر خدمت کرتے۔ بشاشت قلبی سے ملتے۔ مہمان کی خدمت کرنے میں راحت محسوس کرتے۔ اگر کبھی کسی کو بغیر کھلائے پلائے رخصت کرتے تو بعد میں بڑا افسوس کرتے۔ اس میں بھی وہ اپنے رب کی رضا کو ملحوظ رکھتے۔ ہم تقریباً روزانہ ہی ان کی خدمت میں حاضر ہوتے ہمیں اصرار کر کے کچھ نہ کچھ ضرور کھلاتے۔ ویسے ہر جمعہ ہماری پُر تکلف دعوت کرتے۔ بچوں کے لئے ان سے چھپا کر ان کی پسندیدہ چیزیں (ٹافیاں وغیرہ) رکھی ہوتیں میری چھوٹی بچی کو کوزہ مصری بہت پسند ہے۔ اس کے لئے خاص طور پر لاہور سے منگواتے اور آہستہ آہستہ ایک اندازے سے دیتے رہتے۔ کہا کرتے تھے۔ بچوں کو کچھ کھانے کو نہ دوں تو پریشان سا ہو جاتا ہوں بچوں کی خوشی پر بہت خوشی ہوتی ہے۔ ان کی ننھی ننھی باتوں کو بہت اہمیت دیتے۔

زندگی کے ہر شعبے میں ہمارا بہت خیال رکھا۔ ہماری تعلیم کی طرف خاص دھیان رکھتے۔ بچوں کو علم حاصل کرنے کی ترکیب دلاتے اور کامیابی پر قیمتی تحائف سے نوازتے اور حوصلہ افزائی کرتے۔

دوسروں کی عزت نفس کا بہت خیال رکھتے حتیٰ کہ ننھے بچوں کو کسی بات پر تنبیہ کرنا ہوتی تو اکیلے میں علیحدہ کمرے میں لے جا کر سمجھاتے۔

دوستوں کے ہمیشہ وفادار رہے جس سے بھی دوستی کی اسے آخری دم تک نبھایا۔ ان کے صحیح معنوں میں مونس و غمخوار رہے۔

سادی زندگی سادگی اور زہد و فقر میں گزاری لیکن آپ کی سوچ کا دھارا بہت بلند تھا۔ طبیعت میں خودداری اور وقار حد درجہ تھا۔ آپ نے کبھی بھی اپنے آپ کو غریب کہنا پسند نہ فرمایا۔ کہا کرتے تھے جس کے پاس ایمان کی دولت ہو وہ غریب نہیں ہوتا

آپ صفائی و طہارت کا بہت خیال رکھتے طبیعت میں نفاست پسندی بہت تھی۔ ان کا خیال تھا کہ لباس چاہے کھدر کا ہی کیوں نہ ہو صاف ستھرا اور قرینے سے پہننا چاہیئے۔ اسی طرح کھانے کے معاملے میں فرماتے چاہے دال ہو لیکن مزیدار پکی ہوئی ہو۔ تھوڑا کھاتے لیکن اچھا پکا ہوا کھانا پسند کرتے۔ بسیار خوری کو پسند نہ کرتے۔

آپ حلیم الطبع تھے۔ طبیعت میں شرم و حیا بہت تھی۔ فضول اور غیر ضروری باتوں کو پسند نہیں کرتے تھے۔ خود بھی جب بات کرتے بڑی سوچ سمجھ کر۔

آپ پردے کے سختی سے پابند تھے اور یہ چیز بیاہ شادیوں میں خاص طور سے ملحوظ رکھتے۔ آپ میں انتظامی قابلیت بہت تھی۔ کسی بھی تقریب وغیرہ منعقد کرنے میں پردے کا خصوصی خیال رکھتے بلکہ شکوہ کیا کرتے تھے کہ لوگ خدا جانے شادی بیاہ کے مواقع پر پردہ کا خیال کیوں نہیں رکھتے۔

آپ انتہائی عبادت گزار تھے۔ پانچوں وقت نماز باقاعدگی سے باوقت ادا کرتے۔ نماز تہجد بھی ضرور پڑھتے۔ تلاوت قرآن کریم دن میں کئی کئی دفعہ کرتے۔ رمضان المبارک میں تو یہ شغل تقریباً ہر وقت ہی جاری رہتا۔ قرآن شریف دفتر بھی ساتھ لے جاتے۔ ادعیۃ القرآن بھی باقاعدگی سے پڑھا کرتے تھے۔

رمضان المبارک کے روزے ۱۹۷۶ء تک باقاعدگی سے ہر سال رکھے۔ دل کی تکلیف کی وجہ سے ڈاکٹروں نے روزہ رکھنے سے منع کیا ہوا تھا۔ فدیہ باقاعدگی سے دیتے تھے۔ رمضان کے دنوں میں بیشتر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتے۔ ان دنوں عام باتیں بہت کم کرتے۔ ہر جمعہ بہشتی مقبرہ جاتے اور سب کے لئے دعائے مغفرت کرتے۔ ابا جان نماز جنازہ ضرور پڑھتے۔ ہر جنازہ کے ساتھ جاتے اور تدفین تک وہیں رہتے۔ چاہے کوئی واقف ہو یا نہ ہو اس فرض کو ادا کرنے میں موسم کی تلخی کبھی حائل نہیں ہوتی تھی۔ سخت لُو کے دنوں میں آپ بڑی سفید چادر سر اور کندھوں پر لپیٹ لیتے۔ جس دن آپ فوت ہوئے اس سے ایک روز قبل بھی کسی کا جنازہ پڑھ کر آئے تھے۔

کسی کی برائی کرنا تو کجا سننا بھی پسند نہ کرتے تھے۔ اگر کوئی سلسلہ کے خلاف بات کرتا تو اس سے قطع تعلق کر لیتے۔ سلسلے کے لئے بہت غیرت رکھتے تھے۔ امریکہ میں ہمارے کسی عزیز نے ایسا کیا تو اس سے قطع تعلق کر لیا۔ اور باقاعدہ ان کے اعتراضات کا جواب دیا جو حضور رحمہ اللہ نے بھی پڑھا۔ آپ کہا کرتے تھے جو خلیفہ کے خلاف باتیں کرتا ہے وہ خدا کے غضب کو بھڑکاتا ہے اور بالآخر تباہ ہو جاتا ہے۔

آپ ایک ایسا مفید وجود تھے جس سے اپنے اور پرائے سبھی فیضیاب ہوتے تھے۔ اور ہر کام محض رضاء الٰہی کے لئے کرتے کسی نمائش و نمود کی طمع نہ تھی بلکہ دکھاوے کو ناپسند کرتے تھے۔

آپ نے میرا مکان بڑی محنت سے تیار کروایا اور بہت خوش ہوا کرتے تھے۔ آپ کی خواہش تھی کہ ان کا ہر بچہ مرکز میں اپنا گھر بنائے۔

ربوہ میں اپنے دیگر عزیزوں کے مکانات بھی تعمیر کروائے۔ مثلاً حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ، مولانا نذیر احمد مبشر صاحب ڈاکٹر محمد دین صاحب مرحوم آف داڑی۔ (حال دفتر الفضل) اور سیدہ خاتون بنت ڈاکٹر بھائی محمود احمد آف سرگودھا۔ اس سلسلے میں کسی اور کو بھی آپ کی مدد یا مشورے کی ضرورت پڑتی تو آپ خندہ پیشانی سے اس کے کام آتے۔

حساب کتاب اور آڈٹ میں بہت محتاط تھے ایک ایک چیز کا حساب ساتھ ساتھ نوٹ لینے کے عادی۔ حساب کے بہت صاف ستھرے۔ بقول ان کے گنجلک ڈالنا آپ کی عادت کے منافی ہے۔ ہر ضروری حساب کتاب نوٹ بک میں ضرور درج کر لیتے اپنی وصیت کا حساب کتاب اور رسیدات بڑی ترتیب اور قرینے سے علیحدہ فائل میں رکھی ہوئی تھیں جس کی وجہ سے ان کی تدفین کے وقت کوئی مسئلہ پیش نہ آیا۔ بے حد اصول پرست اور منظم طبیعت تھی۔ قوت ارادی بہت مضبوط تھی جس چیز کے کرنے کا ارادہ کر لیتے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچا کر چھوڑتے اور یہ خداداد عطیہ تھا۔

آپ خط کا جواب جلدی اور ضرور دیتے تھے الفضل میں خطوط کے جواب میں شکریہ لکھوا دینا کافی نہ سمجھتے اسی لئے ہم نے ان کی وفات پر آئے ہوئے تعزیت کے خطوط کے جوابات فرداً فرداً لکھے گو تاخیر ہوئی مگر سب کو جوابات ضرور لکھے گئے۔

رات سونے سے پہلے تکیہ کے پاس ادعیۃ القرآن ٹارچ، چھوٹا تولیہ ضرور رکھتے۔ گرمیوں میں باہر صحن میں سونے کی صورت میں پانی کا لوٹا ڈھانک کر چارپائی کے نیچے رکھتے۔ میرے پیارے ابا جان ہر وقت خشیۃ اللہ اور انجام بخیر کی دعائیں کرتے تھے۔ اور ہمیں بھی دعا کے لئے کہتے تھے۔ الحمد للہ کہ ان کا قابل رشک انجام ہوا۔ رمضان المبارک میں جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب فوت ہوئے۔ اور جمعۃ المبارک کے روز مسجد اقصیٰ میں حضور خلیفۃ المسیح الرابع نے مندرجہ ذیل الفاظ میں آپ کا ذکر خیر کیا۔

خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا "احباب جماعت نے یہ دردناک خبر سن لی ہوگی کہ رات اچانک مکرم محترم چوہدری ظہور احمد صاحب سابق آڈیٹر۔ ناظر دیوان کا حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بہت ہی مخلص، دیرینہ خادم تھے۔ مجھے بھی ان کے ساتھ کچھ عرصہ کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ اکٹھے بعض مجالس میں میں نے ان میں بعض صفات بڑے قریب سے دیکھیں۔ ایک تو بہت محنت کی عادت تھی۔ دوسرے رازداری کا مادہ بہت پایا جاتا تھا اور کلیتہً ان پر انحصار کیا جا سکتا تھا۔ تیسرے وفا بہت تھی اور خلافت احمدیہ کے ساتھ تو ایسی غیر متزلزل وفا تھی کہ جس کو نصیب ہو اس کے لئے یقیناً قابل رشک ہے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اس دعا کی بھی تحریک کرتا ہوں کہ جہاں انکے لئے بلندیٔ درجات کی دعا کرتے رہیں وہاں یہ بھی دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اگر ایک اچھا خادم ہم سے اٹھا لے تو اس کی جگہ ہزار اچھے خادم ہمیں عطا کرے۔ آمین"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہزارہا لوگوں کی معیت میں ابا جان مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ تابوت کھلوا کر آپ کو آخری بار بوسہ دیا۔ میاں فرید احمد صاحب (ابن خلیفہ ثالث) نے حضرت مسیح موعودؑ کی انگوٹھی آپ کے ماتھے اور چہرہ سے مس کی۔ گرمی کے پیش نظر عصر کے بعد دفنایا گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے تدفین کی تکمیل پر احباب سمیت دعا کرائی اس کے بعد بنفس نفیس ہمارے غریب خانہ پر تشریف لا کر تعزیت فرمائی۔ جس سے ہمیں بہت سکون ہوا کہ ہم سے محبت کرنے والا روحانی باپ کس قدر شفیق۔ مہربان اور دردمند دل رکھنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و سلامتی والی طویل زندگی سے نوازے اور ہمیشہ ان کو اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین۔

ابا جان مرحوم کا جنازہ غائب لاہور۔ کراچی اور کوئٹہ کے علاوہ نائیجیریا اور لندن میں بھی پڑھا گیا۔ ہمارے احمدی بھائی بہنوں نے تقریباً ساری دنیا سے ہی تعزیت کے خطوط لکھے جس میں ہمارے لئے بڑی پُر خلوص دعائیں لکھی ہیں اور ابا جان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ جزاکم اللہ

ہمارے گھر خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے افراد بھی تعزیت کے لئے تشریف لائے اور ہمارے محزون دلوں کو ڈھارس دی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے بے حد و حساب افضال اور رحمتوں سے مالا مال کرے۔

ہم سب عزیزوں اقارب اور ربوہ کے دیگر سب لوگوں کا بھی تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں خدا تعالیٰ ان کے اس اخلاص کا بے حساب اجر دے

آخر میں سب بہن بھائیوں سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور صبر جمیل دے اور بے چین دل کو قرار دے اور ابا جان مرحوم کی خوبیوں کو اپنے اندر پیدا کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔ اور میرے پیارے ابا جان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے۔ اور ان کے درجات بلند فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ماہنامہ انصار اللہ کی شرح چندہ میں اضافہ

مرکز کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ ماہنامہ انصار اللہ اپنے مضامین کی بہتری کے علاوہ اپنی ظاہری شکل وصورت یعنی کتابت طباعت اور کاغذ کے لحاظ سے بھی اپنے اعلیٰ معیار پر قائم رہے۔ پہلے اس کی طباعت لیتھو پر ہوتی تھی جسے دو تین سال قبل ختم کر کے اس کی طباعت ونڈ اٹیک پر کروا دی گئی جس کی وجہ سے اخراجات میں یک لخت اضافہ ہو گیا مگر اس وقت مجلس نے اس کی شرح چندہ میں اضافہ کرنا مناسب نہ سمجھا۔

طباعت کی تبدیلی نیز ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی کی وجہ سے اخراجات کی یہ کیفیت ہو گئی ہے کہ فی رسالہ اخراجات اصل آمد سے بہت بڑھ گئے ہیں۔ لہٰذا فیصلہ کیا گیا ہے کہ ماہنامہ انصار اللہ کی شرح چندہ یکم وفا / جولائی ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء سے پندرہ روپے کی بجائے بیس روپے کر دی جائے احباب سے تعاون کی درخواست ہے۔

جو دوست یکم جولائی ۱۹۸۳ء سے قبل ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری قبول فرمائیں گے ان سے حسب سابق سالانہ چندہ صرف پندرہ روپے وصول کیا جائے گا۔

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

## درخواست ہائے دعا

● میرے والد محترم جناب عبدالستار صاحب خادم پر ۸ مئی کو دل کا حملہ ہوا۔ فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا۔ الحمد للہ اب افاقہ ہے مگر کمزوری بہت ہو گئی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا فرمائے اور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین۔

(عبدالحمید عزیز گوجرانوالہ چھاؤنی)

● مکرم بشیر احمد صاحب سیفی سابق مینیجر یونائیٹڈ بنک ربوہ موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں گھٹنہ پر چوٹ آنے کی وجہ سے قریباً دو ہفتہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اب وہ علاج کی غرض سے لاہور ہسپتال میں داخل ہوئے ہیں احباب دعا کریں

(سید مبشر حسین، خوشنویس ربوہ)

● خاکسار کے ماموں مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب زعیم انصار اللہ طبو تولہ ضلع سیالکوٹ قریباً دو سال سے کئی ایک پیچیدہ اور تکلیف دہ امراض میں مبتلا ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے۔ آمین۔

(محمد اللہ خاں پوہلہ ضلع سیالکوٹ)

● جماعت احمدیہ کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ کے ایک مخلص دوست مولوی نذیر احمد صاحب ڈرائیور کی اہلیہ ثانیہ محترمہ رشیدہ تسنیم صاحبہ کے جسم کے بائیں حصہ پر فالج کا حملہ ہوا ہے میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں ان کی مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ڈاکٹر عبدالرحمان کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ)

● میرے بڑے بیٹے عزیزم عبدالرشید سلمہ اللہ کا اکلوتا بیٹا عزیزم اظہر رشید اکثر بیمار رہتا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے۔ آمین۔

(عبداللطیف شاہ کوٹی۔ کراچی)

● خاکسار کے والد محترم عبدالرحمان صاحب دہلوی کا ۱۹۸۲ء میں کراچی میں آنکھ کا اپریشن ہوا تھا۔ اس کے بعد آپ کینیڈا آ گئے جہاں اپریشن والی آنکھ میں دوبارہ تکلیف ہو گئی اور پھر بینائی بالکل ختم ہو گئی۔ ۲۱ اپریل ۸۳ء کو اس آنکھ کا دوبارہ اپریشن ہوا ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ ۴ مئی کو آپ کا بندش پیشاب کا اپریشن بھی ہوا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں جلد مکمل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(فضل الرحمان ٹورنٹو۔ کینیڈا)

● خاکسار کے ایک عزیز مکرم محمد زمان صاحب آف میرا بھڑ کا آف آزاد کشمیر کا ہاتھ مشین میں آنے کی وجہ سے زخمی ہو گیا ہے ہسپتال میں داخل ہیں احباب سے ان کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(اہلیہ مولوی بشیر احمد صاحب قمر (مبلغ گھانا) ربوہ)

● خاکسار کی چھوٹی بچی چند دنوں سے کافی بیمار ہیں احباب کرام سے اس کے لئے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔

(نذر محمد خاں۔ نواب شاہ)

## گمشدہ گھڑی

ایک عدد گھڑی گولڈن رنگ اومیگا ۲۱ جیولز پٹہ سنہری سٹیل گم ہو گئی ہے اگر کسی کو ملی ہو تو دفتر "الفضل" میں پہنچا دیں۔ (عزیز اللہ خاں "الفضل" ربوہ)

## ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۲۹ مئی ۸۳ء صفحہ ۶ پر مخلصین جماعت احمدیہ راولپنڈی کے نمایاں وعدے لکھتے وقت محترمہ بیگم صاحبہ لیفٹیننٹ جنرل محمود الحسن صاحب کے والدین کے آگے "مرحومین" کا لفظ سہواً لکھا گیا ہے۔ جس پر دفتر ہذا معذرت خواہ ہے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

## دعائے مغفرت

والدہ محترمہ صوفی عبدالغنی صاحب نمبردار چک نمبر ۶۵۵ گنگا پور چند دن بیمار رہ کر ۲۵ مئی کو تقریباً ۹ بجے شام وفات پا کر اپنے حقیقی مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

مرحوم ۱۹۵۳ء میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور تادم مرگ اپنے عہد کو خوب نبھایا تبلیغ بڑے مؤثر رنگ میں فرمایا کرتے موصی ہونے کی وجہ سے ان کا جنازہ ربوہ لیجایا گیا جہاں ۲۶ مئی کو بعد نماز ظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ہر آن ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(صابر علی ڈرگ کالونی کراچی ۲۵ حال چک نمبر ۶۵۵ ضلع فیصل آباد)

## خریداران مصباح کیلئے ضروری اعلان

مصباح کا جون کا شمارہ ۶ جون کو پوسٹ کیا گیا ہے۔ جن خریداروں کو ۱۶ جون تک رسالہ نہ ملے۔ فوری اطلاع دیں۔ دیر سے وصول ہونے والی شکایات پر کوئی کارروائی نہیں کی جائیگی۔

(مینیجر ماہنامہ مصباح۔ ربوہ)

## بازیافتہ اشیاء

● ایک عدد قلم اور ایک عدد سر پہ پہننے والا کپڑا ملا ہے جس کا ہو نشانی بتا کر لے لے۔

(اشفاق ویلڈنگ ورکس جامعہ روڈ۔ ربوہ)

## تبدیلی سائیکل

مورخہ ۶/۸۳ء بروز بدھ فضل عمر ہسپتال کے احاطہ سے کوئی دوست غلطی سے اپنی سائیکل کی جگہ نظارت ہذا کی سائیکل نمبر ۲۵۳۳۶ لے گئے ہیں۔ جس دوست کے پاس یہ سائیکل ہو وہ اپنی سائیکل تبدیل کر لیں۔

(نائب ناظر بیت المال (خرچ) ربوہ)


# محکمہ تعمیرات صحت عامہ

## شارٹ ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے زیر دستخطی کو منظور شدہ ٹھیکیداران / فرموں جو کہ محکمہ ہذا سے برائے سال ۱۹۸۲-۸۳ء اپنے ناموں کی تجدید / اندراج کروا چکے ہوں۔ اور اپنی تجدیدی / اندراج فیس جمع کروا چکے ہوں۔ مورخہ ۸۳-۶-۱۲ کو ۱۱ بجے قبل از دوپہر آئیم ریٹ / فیصد ریٹ سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹنڈر اسی روز اور اسی وقت حاضرہ آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے بذریعہ تار یا ڈاک کوئی ٹنڈر قابل قبول نہیں ہوگا۔

زر ضمانت بصورت ڈیپازٹ ایٹ کال ہر ایک ٹنڈر کے ساتھ آنا لازمی ہے ورنہ ٹنڈر فارم جاری نہیں کیا جائے گا۔

ٹنڈر ان ٹھیکیداروں / فرموں کو جاری نہیں کیا جائے گا۔ جن کی پرفارمینس ٹھیک نہیں رہی۔

دستاویزات ٹنڈر ڈویژنل ہیڈ کلرک سے خواہشمند ٹنڈر دہندگان مورخہ ۸۳-۶-۱۱ کو مجوزہ فیس (ناقابل واپسی) ادا کر کے دفتری اوقات میں حاصل کر سکتے ہیں زیر دستخطی بغیر وجہ بتائے کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو مسترد کرنے کے مکمل مجاز ہوں گے۔

| نمبر شمار | کام کا نام | زر تخمینہ | زر بیعانہ | مدت تکمیل کام |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | شہری توسیعی آب رسانی سکیم ربوہ | | | |
| | ۱۔ تعمیر کرنا آر۔ سی۔ سی ٹینکی پہاڑی پر تین ہزار گیلن | ۳،۴۰،۰۰۰ | ۷۲۰۰ | (۶) چھ ماہ |
| | ۲۔ مہیا کرنا اور لگانا پمپنگ مشنری | ۹۰،۰۰۰ | ۱۸۰۰ | (۳) تین ماہ |
| | ۳۔ لگانا اور جوڑنا ڈکٹائل پائپ | ۵۴،۰۰۰ | ۱۰۸۰ | (۲) دو ماہ |
| ۲ | شہری نقاص آب سکیم احمد پور سیال | | | |
| | ۱۔ مہیا کرنا اور لگانا پمپنگ مشنری | ۱،۵۳،۰۰۰ | ۳۰۶۰ | (۳) تین ماہ |
| | ۲۔ ٹرانسفارمر اور ٹرانسمیشن لائن | ۱،۰۰،۰۰۰ | ۲۰۰۰ | (۳) تین ماہ |

میاں محمد امین

مہتمم انجینئر محکمہ تعمیرات صحت عامہ جھنگ

I-P.L.4090

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# آل ربوہ والی بال ٹورنامنٹ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا

## بائیس ۲۲ بہترین کھلاڑی منتخب کر لیے گئے : فائنل میچ "فضل عمر کلب" اے نے جیت لیا :

ربوہ : ۳ احسان/جون ۔ مجلس صحت والی بال کے زیر اہتمام آل ربوہ والی بال ٹورنامنٹ آج یہاں شام نماز مغرب سے چند منٹ قبل مسجد اقصیٰ گراؤنڈ میں اختتام پذیر ہو گیا فائنل مقابلے کے مہمان خصوصی مکرم مرزا محمد الدین صاحب ناز مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و ایڈیٹر ماہنامہ خالد تھے ۔ فائنل میچ فضل عمر کلب اے نے جیت لیا ۔ دوسرے نمبر پر بشیر کلب رہا ۔

تقسیم انعامات کی تقریب ساڑھے چھ بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم شرافت احمد صاحب نے کی ۔

بعد ازاں سیلیکشن کمیٹی کے صدر مکرم مولوی احمد حسین صاحب نے ۲۲ منتخب کھلاڑیوں اور نمائشی میچ میں حصہ لینے والی ٹیموں ربوہ وائٹس اور ربوہ بلیوز کے کھلاڑیوں کے نام سنائے منتخب کھلاڑیوں کی مزید تربیت کے لئے کوچنگ کیمپ لگایا جائے گا ۔

اس کے بعد ٹورنامنٹ کمیٹی کے سیکرٹری مکرم سراج الحق قریشی صاحب نے اپنی رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ لیگ سسٹم پر ہونے والے سیمیشنگ کے اس ٹورنامنٹ میں آٹھ ٹیموں نے کل ۱۵ میچ کھیلے تمام ٹیموں نے حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کہ سیمیشنگ کو اختیار کیا جائے پر عمل کرتے ہوئے کھیل پیش کیا ۔

رپورٹ کے بعد مہمان خصوصی نے کھلاڑیوں ریفری صاحبان اور آفیشلز میں انعامات تقسیم فرمائے ۔

بعد ازاں مہمان خصوصی مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ساری جماعت پر یہ احسان ہے کہ مختلف شعبوں میں نئی دلچسپیوں اور امنگوں کے راستے حضور نے خود ذاتی توجہ اور دلچسپی سے کھولے ہیں اور حضور کا منشاء یہ ہے کہ جس میدان میں بھی احمدی کام کر رہا ہو ۔ وہ اس میں دنیا کا سردار ہو ۔ وہ سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ ہو حضور ہر پروگرام اسی اعلیٰ ترین مقصد کو سامنے رکھ کر شروع فرماتے ہیں ۔ مکرم ناز صاحب نے کہا کہ یہ بات بھی پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ ہماری کھیل کا مقصد محض کھیل نہیں بلکہ ہر مومن کا حقیقی مطمح نظر صرف خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا اور اس سے زندہ اور کامل تعلق قائم کرنا ہوتا ہے اس لئے کھیل میں ایک کک لگانا بھی دراصل روحانی میدان میں بلندی پر پہنچنے کا ایک ذریعہ ہونا چاہیئے ۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ہر کام میں سنجیدگی ہونی چاہیئے کیونکہ ہم ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے کرتے ہیں ہم اپنی جسمانی صلاحیتوں کو اگر بڑھاتے ہیں تو یہ خدا تعالیٰ کے حکم کی اطاعت میں ہے انہوں نے کہا کہ اگر ہم ان اصولوں پر عمل کریں گے تو ہم ہر میدان میں دنیا کی اعلیٰ ترین اور سب سے برتر قوم بن جائیں گے ۔ انشاء اللہ اس کے بعد مہمان خصوصی نے دعا کروائی جس پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی ۔

## پروگرام درس حدیث رمضان المبارک ۱۹۸۳ء

| نمبر شمار | نام مدرس | نام متبادل | ایام درس | مواضیع |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | مکرم مولانا محمد شفیع صاحب اشرف | مکرم عطاء الکریم صاحب | یکم رمضان تا ۵ رمضان | خدمت خلق |
| ۲ | " مولانا عبد المالک خانصاحب | " سید احمد علی شاہ صاحب | ۶ رمضان تا ۱۰ رمضان | تربیت اولاد |
| ۳ | " اللہ بخش صادق صاحب | " مبشر احمد صاحب کاہلوں | ۱۱ رمضان تا ۱۵ رمضان | آداب طعام و دعوت |
| ۴ | " مولانا دوست محمد صاحب شاہد | " لئیق احمد صاحب طاہر | ۱۶ رمضان تا ۲۰ رمضان | ذکر الٰہی کا طریق اور فوائد |
| ۵ | " سلطان محمود انور صاحب | " صوفی محمد اسحٰق صاحب | ۲۱ رمضان تا ۲۵ رمضان | مصائب و شدائد میں صحابہ کا صبر |
| ۶ | " صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب | " محمد اسمٰعیل صاحب منیر | ۲۶ رمضان تا آخر رمضان | |

نوٹ :- درس حدیث روزانہ بعد نماز فجر مسجد مبارک میں ہوا کرے گا ۔

نائب ناظر اصلاح و ارشاد

## فضل عمر تعلیم القرآن کلاس

انشاء اللہ تعالیٰ فضل عمر تعلیم القرآن کلاس رمضان کے بعد شروع ہو رہی ہے جملہ قارئین اور مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کلاس کی حاضری کے لئے ابھی سے کوشش کریں ۔ مرکز سلسلہ میں دو ہفتہ قیام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے ایمان افروز خطاب ، سلسلہ کے بزرگوں کی تقاریر سے مستفیض ہونے کا یہ ایک عمدہ موقعہ ہے اس لئے فائدہ اٹھانے کے لئے اس کلاس میں زیادہ سے زیادہ خدام شمولیت اختیار کریں ۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

## ربوہ کے خریداران "خالد" و "تشحیذ الاذہان" کی خدمت میں درخواست

ماہنامہ "خالد" سیدنا ناصر نمبر ، اور ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" ناصر دین نمبر ۔ سب خریداران کی خدمت میں بذریعہ وی پی بھجوایا جا رہا ہے ۔ لیکن خریداران ربوہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنا پرچہ شعبہ اشاعت دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے خود یا کسی کے ہاتھ دستی خرید کر ممنون فرمائیں تاکہ وی پی کے اخراجات نہ ہوں ۔ (منیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ ۔ ربوہ)

## ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم سید رضوان احمد صاحب اور بیگم نصیرہ شاہین احمد صاحبہ کو پہلا لڑکا مورخہ یکم اگست ۸۲ء کو سارنیا کینیڈا میں عطا فرمایا ۔ نومولود کا نام عدنان احمد تجویز ہوا ہے نومولود جناب سید سرفراز علی صاحب شاہ جہاں پوری کا پوتا اور صفدر جنگ ہمایوں مرزا صاحب کا نواسہ ہے ۔

احباب اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ اس بچہ کو اعلیٰ تعلیم و تربیت حاصل کرنے کی توفیق دے ۔ خدمت دین کی توفیق دے اور اسے سب کے لئے ایک مبارک اور نافع وجود بنائے آمین

## دعائے مغفرت

• مکرمہ جنت بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری عبد الرحمان صاحب صدر جماعت احمدیہ چک 366 ضلع ملتان چند دن کی بیماری کے بعد بقضائے الٰہی ۲۷ مئی بروز جمعہ وفات پا گئیں ۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

آپ کا جنازہ ۲۸ مئی کو ملتان سے ربوہ لایا گیا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لواحقین سے اظہار ہمدردی فرمایا اور نماز جنازہ پڑھائی ۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے دعا کرائی ۔

مرحومہ موصیہ تھیں ۔ نیک ، ملنسار ، صوم و صلوٰۃ کی پابند ، دعا گو شفیق اور مہمان نواز خاتون تھیں ۔ خلافت اور سلسلہ سے گہری محبت رکھتی تھیں ۔ مرحومہ نے اپنے یادگار چار بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑے ہیں بیٹوں کے نام یہ ہیں ۔ ۱ ۔ چوہدری انور حسن صاحب نائب وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ ۔ ۲ ۔ چوہدری انوار الحسن صاحب نائب قائد ضلع ملتان ۳ ۔ چوہدری سلطان احمد صاحب لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ مہتمم وقار عمل و سیکرٹری مجلس صحت ۔

۴ ۔ چوہدری محمد اکرم صاحب ایڈووکیٹ لودھراں سیکرٹری مال جماعت احمدیہ 366 ضلع ملتان ۔ آپ کے چاروں بیٹے اور بیٹیاں شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے ۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ ۔ ربوہ)